احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 29 فروری 2012ء 6ربیع الثانی 1433 ہجری 29 تبلیغ 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 50

بدھ 29. فروری 2012ء

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بد بخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے۔ اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے۔ اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتی ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اس کی کامل تعلیم کا یہ منشاء ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اٹھا۔ نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت بلکہ چاہئے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے۔ سو تم اپنے مولیٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے۔

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو۔ کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ فاجتنبوا الرجس .... یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو۔ اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔

باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 549)

سراج صداقت

ہندوستانی حکیم پنڈت کرشن کنور دت شرما لکھتے ہیں۔
وہ سراج صداقت و حقانیت جس کی ضیا باریاں ہر زمانہ میں گم گشتگان بادیۂ ضلالت کیلئے صراط مستقیم کا پیام ثابت ہوئیں۔ (نقوش رسول نمبر 4 صفحہ 480)

کاؤنٹ ہندی لکھتے ہیں۔
محمدؐ سچے اور امین تھے پاکباز اور غمگسار تھے۔ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔
(بحوالہ نقوش رسول نمبر 4 صفحہ :493)

مدراس کے محقق ونکٹا رام کہتے ہیں۔
وہ اللہ کے ایک سچے بندے اور اس کے فرمانبردار پیغام رساں تھے۔
(برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ دوم صفحہ 57)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

آرتھوپیڈک سرجن/ گائناکالوجسٹ کی آمد

ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن
ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ
دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 4 مارچ 2012ء کو مریضوں کے معائنہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم مارچ 2012ء

12:30 am ریئل ٹاک
1:35 am الترتیل
2:05 am فقہی مسائل
2:40 am چلڈرن کلاس
3:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مئی 2006ء
5:00 am ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am فقہی مسائل
6:35 am لقاء مع العرب
7:40 am پاکستان کے خوبصورت نظارے
8:15 am ریئل ٹاک
9:30 am الترتیل
10:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مئی 2006ء
11:00 am تلات قرآن کریم
11:35 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
12:50 pm فیتھ میٹرز
1:55 pm ایم ٹی اے ورائٹی
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm پشتو سروس
4:50 pm تلاوت قرآن کریم
5:05 pm یسرنا القرآن
5:35 pm بنگلہ سروس
6:45 pm ترجمۃ القرآن
7:55 pm ہیومینٹی فرسٹ
9:15 pm روحانی خزائن کوئز
9:40 pm فیتھ میٹرز
10:45 pm ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:15 pm خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ

2 مارچ 2012ء

12:25 am ایم ٹی اے ورائٹی
1:30 am فیتھ میٹرز
2:35 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
3:30 am ترجمۃ القرآن
5:15 am ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:35 am تلاوت قرآن کریم
5:45 am جاپانی سروس
6:05 am گفتگو پروگرام
6:45 am لقاء مع العرب
8:05 am ترجمۃ القرآن
9:10 am شمائل نبوی ﷺ
9:50 am جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
11:05 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am گفتگو پروگرام
12:10 pm گلشن وقف نو
1:15 pm سرائیکی سروس
2:05 pm راہ ھدیٰ
3:40 pm انڈونیشین سروس
4:40 pm تلاوت قرآن کریم
4:55 pm سپاٹ لائٹ
6:00 pm خطبہ جمعہ Live
7:10 pm درس حدیث
7:25 pm بنگلہ سروس
8:25 pm ریئل ٹاک
9:30 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
11:00 pm ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء

3 مارچ 2012ء

12:25 am یسرنا القرآن
1:00 am فقہی مسائل
1:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
3:00 am ان سائٹ
3:20 am راہ ھدیٰ
5:00 am ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:05 am لقاء مع العرب
7:10 am فقہی مسائل
7:45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
8:55 am سیرت صحابیات ﷺ
9:25 am راہ ھدیٰ
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:05 pm الترتیل
12:35 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
1:25 pm سوال و جواب
2:30 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
3:40 pm انڈونیشین سروس
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:10 pm سٹوری ٹائم۔ بچوں کے لئے دینی کہانیاں
5:30 pm آیئے تلاش کریں
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ سروس
8:05 pm گلشن وقف نو
9:20 pm راہ ھدیٰ Live
11:00 pm ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:15 pm گلشن وقف نو

4 مارچ 2012ء

12:30 am فیتھ میٹرز
1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am انتخاب سخن
3:20 am راہ ھدیٰ
5:00 am ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
6:30 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:40 am لقاء مع العرب
7:45 am درس حدیث
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
9:10 am سٹوری ٹائم۔ بچوں کے لئے دینی کہانیاں
9:30 am یسرنا القرآن
10:00 am فیتھ میٹرز
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:20 am یسرنا القرآن
11:50 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:00 pm فیتھ میٹرز
2:10 pm جلسہ سالانہ یو۔کے 2010ء
3:15 pm انڈونیشین سروس
4:15 pm سپینش سروس
5:20 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 pm سٹوری ٹائم۔ بچوں کے لئے دینی کہانیاں
6:00 pm بنگلہ سروس
7:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء
8:15 pm گلشن وقف نو
9:25 pm فیتھ میٹرز
10:30 pm الترتیل
11:00 pm ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)

پُردرد دعا

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

ہمارے لئے اِس سے زیادہ خطرناک وقت اور کون سا آسکتا ہے۔ ایمان سے زیادہ قیمتی چیز اور کیا ہوسکتی ہے۔ دشمن اس پر حملہ آور ہو رہا ہے اور تمام طاقتیں مل کر حملہ کر رہی ہیں۔ حُکام میں سے بھی بعض اِن سے مل گئے ہیں اور رعایا میں سے بھی، عیسائی بھی، سکھ بھی، ہندو بھی، امراء بھی اور غرباء بھی، بڑے بھی اور چھوٹے بھی، پیشہ ور بھی اور علم والے بھی، کالجوں کے طالب علم بھی اور مدرسوں کے لڑکے بھی۔

غرض سب نے مل کر اِس چھوٹی سی جماعت پر حملہ کر دیا ہے۔ اب خدا کے نام پر آؤ ہم بھی خداتعالیٰ کے حضور گر جائیں اور کہیں الٰہی! جو کچھ ہم کر سکتے تھے وہ ہم نے کیا مگر ہمارے ہاتھ ٹوٹ چکے ہیں اور ہماری طاقتیں شل ہوگئی ہیں۔ اے خدا تُو ہی ہماری مدد کر۔ ہم جو کچھ کر سکتے ہیں اُس کے لئے تو ہی توفیق دے اور ہماری مدد فرما کیونکہ تیرے سِوا اور کوئی طاقت نہیں جو ہمیں مدد دے سکے۔ پس تو آسمان سے فرشتے ہماری مدد کے لئے بھیج۔ ہم بے کس اور بے قویٰ ہیں لیکن ہماری ذمہ داری بہت بڑی ہے، ہم کمزور اور ناطاقت ہیں لیکن کام بہت مشکل ہے تُو ہی ہماری مدد کر کہ تیرے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں۔

آؤ اِس نیت اور اِس ارادہ سے دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب خداتعالیٰ کے لئے قربان کر دیں۔ (دین) اور قرآن کی جو عظمت ہے کیا اِس کے مقابلہ میں ہماری جانیں اور مال کچھ بھی عزت رکھتے ہیں؟ اگر قران کریم کی ایک زیر یا ایک زبر مٹنے لگے اور اس کے بچانے کے لئے ہم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اولاد قربان کر دیں تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے کوئی بڑی قربانی کی۔ پھر اِس وقت جب کہ سارا قرآن ہی خطرہ میں ہے، سارا (دین) ہی چُور چُور ہو رہا ہے تم سمجھ سکتے ہو ہمارے لئے کس کوشش کی ضرورت ہے۔ سو آؤ ہم پوری طرح عہد کر لیں کہ اب ہم سُستی کی گھڑی اپنے پر آنے نہ دیں گے۔ اپنی جانوں اور اپنے مالوں اور اپنی اولادوں اور اپنی عزتوں کو بے دریغ اس کے لئے قربان کرتے چلے جائیں گے اور دُنیا کے آنے والے تغیر کا سورج دو باتوں میں سے ایک ہی دیکھے گا یا تو ہماری اور ہماری اولادوں کی لاشوں کو اور یا پھر وسیع اُفق سے (دین) کے فتح کی خوشی میں اُڑتے ہوئے جھنڈے کو۔ اے خدا! تُو ہمیں اس عہد کے باندھنے اور پھر اس کے نباہنے کی توفیق دے۔ اے (دین) کے بھیجنے والے! تُو ہی ہمارے دل کا اخلاص بن جا اور ہمارے بازوؤں کی طاقت ہو جا کہ تیرے بغیر ہم کچھ نہیں اور تیرے ساتھ ہم سب ہی کچھ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔“ (خطابات شوریٰ جلد 2 ص 95)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

بیکاری ایک وبا ہے اس کا شکار تمام معاشرے کو بیکار کر دیتا ہے

بیکار لوگ معمولی مزدوری کر لیں اور قوم کے لئے مفید وجود بنیں۔ اس سے اخلاق درست ہوتے ہیں

تمام آوارگیاں بیکاری سے پیدا ہوتی ہیں۔ بیکاری سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں

سیدنا حضرت مصلح موعود کے خطبہ جمعہ 20 دسمبر 1935ء سے اقتباس

تحریک جدید کی ہدایتوں میں سے ایک ہدایت یہ بھی تھی کہ ہماری جماعت کے افراد بیکار نہ رہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا میری اس تحریک پر جماعت نے کس حد تک عمل کیا لیکن اپنے طور پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جماعت نے اس پر کوئی عمل نہیں کیا اور اگر کیا ہو تو میرے پاس اس کی رپورٹ نہیں پہنچی۔ **یاد رکھو جس قوم میں بیکاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔** بیکاری ایک وبا کی طرح ہوتی ہے جس طرح ایک طاعون کا مریض سارے گاؤں والوں کو طاعون میں مبتلا کر دیتا ہے، جس طرح ایک ہیضہ کا مریض سارے گاؤں والوں کو ہیضہ میں مبتلا کر دیتا ہے اسی طرح تم ایک بیکار کو کسی گاؤں میں چھوڑ دو وہ سارے نوجوانوں کو بیکار بنانا شروع کر دے گا۔

جو شخص بیکار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی عادتیں سیکھ جاتا ہے۔ مثلاً تم دیکھو گے کہ بیکار آدمی ضرور اس قسم کی کھیلیں کھیلے گا جیسے تاش یا شطرنج وغیرہ ہیں اور جب وہ یہ کھیلیں کھیلنے بیٹھے گا تو چونکہ وہ اکیلا کھیل نہیں سکتا، اس لئے وہ لازماً دو چار اور لڑکوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہے گا اور پھر وہ اپنے حلقہ کو اور وسیع کرتا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے ہمارے ایک استاد تھے ان کے دماغ میں کچھ نقص تھا۔ بعد میں وہ اسی نقص کی وجہ سے مدعی ماموریت اور نبوت بھی ہو گئے۔ انہیں بھی کسی زمانہ میں تاش کھیلنے کا شوق تھا اور باوجود اس کے کہ وہ ہمارے استاد تھے اور ان کا کام یہ تھا کہ ہماری تربیت کریں۔ پھر بھی وہ پکڑ کر ہمیں بٹھا لیتے اور کہتے آؤ تاش کھیلیں۔ اس وقت ہم کو بھی اس کھیل میں مزہ آتا۔ کیونکہ بچپن میں جس کام پر بھی لگا دیا جائے اسی میں بچے کو لذت آتی ہے لیکن آج یہ بیہودہ کھیل معلوم ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ بعض اور بچے بھی ان کے ساتھ تاش کھیلتے۔ جب نماز کا وقت آتا تو ہم نماز پر جانے کے لئے گھبراہٹ کا اظہار کرتے لیکن جب انہیں ہماری گھبراہٹ محسوس ہوتی تو کہتے ایک بار اور کھیل لو اور وہ کھیلتے تو تھوڑی دیر کے بعد کہتے ایک بار اور کھیل لو ہمارے کان میں چونکہ ہر وقت یہ باتیں پڑتی رہتی تھیں کہ دین کی کیا قیمت ہے اس لئے جب ہم دیکھتے کہ نماز کو دیر ہو رہی ہے تو اٹھ کر نماز کے لئے بھاگ جاتے مگر جن کے کانوں میں یہ آواز نہ پڑے کہ دین کی کیا قدر و قیمت ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ اگر ایسی کھیلوں میں دوست مل جائیں یا کوئی استاد ہی مل جائے تو ان کی زندگی کے تباہ ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ جس وقت فٹ بال کی کھیل میں مقابلہ ہوتا ہے یا کرکٹ میں مقابلہ ہوتا ہے یا تاش میں مقابلہ ہوتا ہے تو بچے لذت محسوس کرتے ہیں کیونکہ انسان کو ترقی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فطرت میں یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ مقابلہ میں دلچسپی لیتی اور لذت محسوس کرتی ہے۔ اگر کبھی چوری کے مقابلہ کی عادت ڈال دو تو تھوڑے ہی دنوں میں تم دیکھو گے کہ چوریاں زیادہ ہونے لگی ہیں اور لوگوں نے چوری میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ یہی مقابلہ کی روح ہے جو تاش وغیرہ کھیلوں کے ذریعہ بچوں کی زندگی برباد کر دیتی ہے غرض تم کسی شہر میں ایک آوارہ کو چھوڑ دو وہ چونکہ بیکار ہو گا اس لئے اپنی بیکاری کو دور کرنے کے لئے کوئی کام نکالے گا کیونکہ انسان اگر فارغ بیٹھے تو تھوڑے ہی دنوں میں پاگل ہو جائے لیکن چونکہ وہ محنت سے جی چراتا ہے اس لئے بجائے کوئی مفید کام کرنے کے ایسے کام کرتا ہے جن میں اس کا دن بھی گزر جاتا اور جی بھی لگا رہتا ہے۔ کہیں تاش شروع ہو جائیں گے، کہیں شطرنج کھیلی جائے گی، کہیں گانا شروع ہو جائے گا، کہیں بانسریاں بجنی شروع ہو جائیں گی، کہیں سارنگیاں اور پھر طبلے بجنے لگ جائیں گے۔ یہاں تک کہ اسے ان چیزوں کی عادت ہو جائے گی اور ان سے پیچھے ہٹنا اس کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔ وہ بظاہر ایک آوارہ ہو گا مگر درحقیقت وہ مریض ہو گا طاعون کا، وہ مریض ہو گا ہیضے کا جو نہ صرف خود ہلاک ہو گا بلکہ ہزاروں اور قیمتی جانوں کو بھی ہلاک کرے گا۔ پھر اس سے متاثر ہونے والے متعدی امراض کی طرح اَور لوگوں کو متاثر کریں گے اور وہ اَور کو یہاں تک کہ ہوتے ہوتے ملک کا کثیر حصہ اس لعنت میں گرفتار ہو جائے گا۔ پس بیکاری ایسا مرض ہے کہ جس علاقہ میں یہ ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔

پہلا بیکار اس لئے بنا تھا کہ اس کے والدین نے اس کے لئے کام مہیا نہ کیا لیکن دوسرے بیکار اس لئے بنیں گے کہ وہ ایک بیکار سے متاثر ہو کر اس کے رنگ میں رنگین ہو جائیں گے اور اس کی بدعادات کو اپنے اندر پیدا کر کے اپنی زندگی کا مقصد یہی سمجھیں گے کہ کہیں بیٹھے تو گا لیا کہیں سر مار لیا، کہیں تاش کھیل لی، کہیں شطرنج کھیل لیا، کہیں جوا کھیلنے لگ گئے۔ غرض بیکاروں کی تمام تر کوشش ایسے ہی کاموں کے لئے ہو گی جو نہ ان کے لئے مفید نہ سلسلہ کے لئے اور نہ مذہب کے لئے۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاری ایک لعنت ہے اور جس قدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہئے۔ ہمارے ملک کی آمد پہلے ہی چھ پائی فی کس ہے اور یہ ہر شخص کی آمد نہیں بلکہ کروڑ پتیوں کی آمد ڈال کر اوسط نکالی گئی ہے اور ان لوگوں کی آمد ڈال کر نکالی گئی ہے جن کی دو دو تین تین لاکھ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ ورنہ اگر ان کو نکال دیا جائے تو ہمارے ملک کی آمد فی کس دو تین پائی رہ جاتی ہے۔ جس ملک کی آمدنی کا یہ حال ہو اس میں سمجھ لو کتنے بیکار ہوں گے۔ اگر ملک کے تمام افراد کام پر لگے ہوئے ہوتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔ لیکن اب تو یہ حال ہے کہ اگر کوئی دو آنے کماتا ہے تو اس پر اتنے بیکاروں کا بوجھ ہوتا ہے کہ اپنے لئے اس کی آمد دمڑی رہ جاتی ہے اور جو کماتا ہے اس کی آمد پر بھی اثر پڑتا ہے۔

تو بیکاروں کی وجہ سے ایک تو دوسرے لوگ ترقی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بیکار ان کے لئے بوجھ بنتے ہیں دوسرے جب ملک میں ایک طبقہ ایسا ہو جو آگے نہ بڑھنے والا ہو تو دوسرے لوگوں کا قدم بھی ترقی کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ کیونکہ بیکار مزدوری کو بہت کم کر دیتے ہیں۔ بیکار شخص ہمیشہ عارضی کام کرنے کا عادی ہوتا ہے اور جب کسی کی بیکاری حد سے بڑھتی اور وہ بھوکوں مرنے لگتا ہے تو مزدوری کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے لیکن چونکہ اسے سخت احتیاج ہوتی ہے اس لئے اگر ایک جگہ مزدور کو چار آنے مل رہے ہوں تو یہ دو آنے لے کر بھی وہ کام کر دے گا اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ سارے مزدوروں کی اجرت دو آنے ہو جائے گی اور لوگ کہیں گے کہ جب ہمیں دو دو آنے پر مزدور مل جاتے ہیں تو ہم چار آنے مزدوری کیوں دیں۔ پس وہ ایک بیکار ساری دنیا کے مزدوروں کی اجرت کو نقصان پہنچاتا اور سب کو دو آنے لینے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ **جن قوموں میں بیکاری زیادہ ہو ان میں مزدوری نہایت سستی ہوتی ہے۔ کیونکہ بیکار مجبوری کی وجہ سے کام کرتا اور باقی مزدوروں کی اجرتوں کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔** لیکن جن قوموں میں بیکاری کم ہو ان میں مزدوری مہنگی ہوتی ہے۔ تو بیکار اقتصادی ترقی کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ بیکار شخص ہمیشہ مانگنے کا عادی ہو گا۔ دوسروں پر بوجھ بنے گا اور اگر کبھی مزدوری کرے گا تو مزدوروں کی ترقی کو نقصان پہنچائے گا۔ پس اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاروں کا وجود سخت خطرناک ہے۔ پھر نہ صرف اقتصادی لحاظ سے بیکاروں کا وجود خطرناک ہے بلکہ قومی لحاظ سے بھی ان کا وجود خطرناک ہے۔ اگر کسی قوم میں دس ہزار میں سے ایک ہزار بیکار ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قوم کے پاس سو میں سے صرف نوے شخص موجود ہیں اور ان پر بھی دس فیصدی کا بوجھ ہے۔ ایسی قوم دنیا کی اور قوموں کے مقابلہ میں جن کا ہر فرد خود کمانے کا عادی ہو کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے۔ نیلامی میں اس قسم کا نظارہ دیکھنے کا موقع مل سکتا ہے۔ ایک شخص کے پاس ایک سو روپیہ ہوتا ہے اور دوسرے کے پاس ایک سو ایک لیکن یہ سو روپیہ پاس رکھنے والا شخص وہ چیز نہیں لے سکتا جو صرف ایک روپیہ زائد پاس رکھنے والا اس کا مخالف لے جاتا ہے۔ اگر صرف ایک روپیہ زائد پاس رکھنے سے نیلامیوں میں مخالف کامیاب ہو جاتا ہے تو جہاں سو کے مقابلہ میں کسی کے پاس نوے روپے ہوں وہ کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔ ایسے شخص کا تو شکست کھا جانا یقینی ہے۔ ہندوؤں کو دیکھ لو ان میں چونکہ بیکار کم ہیں اس لئے وہ ہر مرحلہ پر مسلمانوں کو شکست دے دیتے ہیں، ان کی قوم دولت کمانے کی عادی ہے اور گو وہ دنیا کی خاطر دولت کماتی ہے جسے ہم اچھا نہیں سمجھتے مگر اقتصادی اور قومی طور پر اس کا نتیجہ ان کے لئے نہایت ہی خوشکن نکلتا ہے۔

پس میں نے تحریک کی تھی کہ **ہماری جماعت میں جو لوگ بیکار ہیں وہ معمولی سے معمولی مزدوری کر لیں مگر بیکار نہ رہیں۔** لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے میری اس نصیحت پر عمل نہیں کیا گیا اور اگر کیا گیا تو بہت کم حالانکہ اگر کوئی شخص بی اے یا ایم اے ہے اور اسے ملازمت نہیں ملتی

اور وہ کوئی ایسا کام شروع کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ دو یا پانچ روپے ماہوار کماتا ہے تو اس کا اسے بھی فائدہ ہوگا اور جب وہ کام میں مشغول رہے گا تو دوسروں کو بھی فائدہ ہوگا اور اس سے عام لوگوں کو وہ نقصان نہیں پہنچائے گا جو بیکار شخص سے پہنچتا ہے۔ بلکہ محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس کے اخلاق درست ہوں گے۔ محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس کے ماں باپ کا روپیہ جو اس پر صرف کرتے تھے ضائع نہیں ہوگا اور محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس سے قوم کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ غرضیکہ وہ اپنی اخلاقی حالت کو بھی درست کرے گا اور اقتصادی حالت کو بھی۔

پس میں ایک دفعہ پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں جو لوگ اپنے بیکار بچہ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا بچہ ہے ہمارے گھر سے روٹی کھاتا ہے کسی اور کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے وہ ویسی ہی بات کہتے ہیں جیسے کوئی کہے کہ میرا بچہ طاعون سے بیمار ہے کسی اور کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ یا میرا بچہ ہیضہ سے بیمار ہے کسی اور کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ جس طرح طاعون کے مریض کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے متعلق کسی اور کو کچھ کہنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ سارے شہر کو حق حاصل ہے کہ اس پر گھبراہٹ کا اظہار کرے اور اس بیماری کو روکے۔ جس طرح ہیضہ کے مریض کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس معاملہ میں کسی اور کو کہنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ سارا شہر اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس کے متعلق گھبراہٹ ظاہر کرے اور اس بیماری کو روکے۔ اسی طرح جو شخص بیکار ہے اس کے متعلق تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اسے ہم خود روٹی کھلاتے اور کپڑے پہناتے ہیں کسی اور کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ اس بیکاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کرے کیونکہ وہ طاعون اور ہیضہ کے کیڑوں کی طرح دوسرے بچوں کا خون چوستا اور انہیں بدعادات میں مبتلا کرتا ہے۔ تم ہیضہ کے مریض کو اپنے گھر میں رکھ سکتے ہو، تم طاعون کے مریض کو اپنے گھر میں رکھ سکتے ہو مگر تم ہیضہ اور طاعون کے کیڑوں کو اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ وہ پھیلیں گے اور دوسروں کو مرض میں مبتلاء کریں گے۔ اسی طرح تم یہ کہہ کر ہم اپنے بچوں کو کھلاتے اور پلاتے ہیں اس ذمہ داری سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے جو تم پر عائد ہوتی ہے بلکہ تمہارا فرض ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے اس بیماری کو دور کرد و ورنہ قوم اور ملک اس کے خلاف احتجاج کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ پس یہ معمولی بات نہیں کہ اسے نظر انداز کیا جا سکے۔ اگر ایک کروڑ پتی کا بچہ بھی بیکار ہے تو وہ اپنے گھر کو ہی نہیں بلکہ ملک کو بھی تباہ کرتا ہے۔

یاد رکھو تمام آوارگیاں بیکاری سے پیدا ہوتی ہیں اور آوارگی سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی جرم نہیں۔ میرے نزدیک چور ایک آوارہ سے بہتر ہے بشرطیکہ ان دونوں جرائم کو الگ الگ کیا جا سکے اور اگر چوری اور آوارگی کو الگ الگ کر کے میرے سامنے رکھا جائے تو یقیناً میں یہی کہوں گا کہ چور ہونا اچھا ہے مگر آوارہ ہونا برا۔ قتل نہایت ناجائز اور ناپسندیدہ فعل ہے لیکن اگر میری طرح کسی نے اخلاق کا مطالعہ کیا ہو اور ان دونوں جرائم کو الگ الگ رکھ کر اس سے دریافت کیا جائے کہ ان میں سے کون سا فعل زیادہ برا ہے تو وہ یقیناً یہی کہے گا کہ قتل کرنا اچھا ہے مگر آوارہ ہونا برا۔ کیونکہ ممکن ہے قاتل پر ساری عمر میں صرف ایک گھنٹہ ایسا آیا ہو جبکہ اس نے جوش میں آ کر کسی شخص کو قتل کر دیا ہو لیکن آوارہ آدمی ساری عمر ذہنی طور پر قاتل بنا رہتا ہے اور اپنی عمر کے ہر گھنٹہ میں اپنی روح کو ہلاک کرتا ہے تم ایک قاتل کو نیک دیکھ سکتے ہو لیکن تم کسی آوارہ کو نیک نہیں دیکھ سکتے کیونکہ ہو سکتا ہے ایک شخص نیک ہو لیکن اس کی عمر میں ایک گھنٹہ ایسا آ جائے جب وہ جوش میں آ کر کسی کو قتل کر دے اور قتل کے بعد اپنے کئے پر پشیمان ہو اور دوسرے گھنٹہ میں ہی وہ اپنے رب کے سامنے جھک جائے اور کہے کہ اے میرے رب! مجھ سے غلطی ہوئی مجھے معاف فرمائیں پس ہو سکتا ہے وہ معاف کر دیا جائے لیکن آوارہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتا کیونکہ وہ مردہ ہوتا ہے اس میں کوئی روحانی حس باقی نہیں رہتی۔ میرے نزدیک دنیا کا خطرناک سے خطرناک جرم آوارگی سے کم ہے اور آوارگی مجموعہ جرائم ہے۔ کیونکہ جرم ایک جزو ہے اور آوارگی تمام جرائم کا مجموعہ۔ ایک بادشاہ کے ہاتھ کی قیمت بادشاہ کی قیمت سے کم ہے، ایک جرنیل کے ہاتھ کی قیمت جرنیل سے کم ہے۔ اسی طرح ہر جرم کی پاداش آوارگی سے کم ہے کیونکہ جرم ایک جزو ہے اور آوارگی اس کی کل ہے۔ تم دنیا سے آوارگی مٹا ڈالو تمام جرائم خود بخود مٹ جائیں گے۔ تمام جرائم کی ابتداء بچپن کی عمر سے ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بچہ آوارگی میں مبتلا ہوتا ہے تم بچے کو کھلا چھوڑ دیتے ہو اور کہتے ہو یہ بچہ ہے اس پر کیا پابندیاں عائد کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خطرناک جرائم کا عادی بن جاتا ہے۔ **اگر دنیا اپنے تمدن کو ایسا تبدیل کر دے کہ بچے فارغ نہ رہ سکیں تو یقیناً دنیا میں جرائم کی تعداد معقول حد تک کم ہو جائے۔** لوگ اصلاح اخلاق کے لئے کئی تجویزیں سوچتے اور قسم قسم کی تدبیریں اختیار کرتے ہیں مگر وہ سب ناکام رہتی ہیں اس کے مقابلہ میں اگر بچوں کو کام پر لگا دیا جائے اور بچپن کی عمر کو فارغ عمر نہ قرار دیا جائے تو نہ چوری باقی رہے نہ جھوٹ، نہ دغا، نہ فریب اور نہ کوئی اور فعل بد۔ بالعموم لوگ بچپن کی عمر کو بیکاری کا جائز زمانہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ بیکاری بھی ویسی ہی ناجائز ہے جیسے بڑی عمر میں کسی کا بیکار رہنا۔ چنانچہ ہماری شریعت نے اس کو خصوصیت سے مدنظر رکھا ہے اور رسول کریم ﷺ نے اس کے متعلق ...... ہدایت دی ہے۔ پاگل اور دیوانے کہتے ہیں کہ یہ بے معنی حکم ہے۔ حالانکہ یہ بہترین تعلیم ہے جو بچوں کے اخلاق کی اصلاح کے لئے رسول کریم ﷺ نے دی۔ آپ فرماتے ہیں جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں ......کہو اور بائیں میں اقامت۔ وہ بچہ جو ابھی بات نہیں سمجھتا، وہ بچہ جو آج ہی پیدا ہوا ہے رسول کریم ﷺ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ تم آج ہی اس سے کام لو اور پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں ...... دو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی تمہیں اس کے کان میں ...... دینی چاہئے لیکن دوسرے اور تیسرے دن نہیں۔ کیا پہلے دن بچہ ...... کو سمجھ سکتا تھا مگر مہینہ کے بعد کم فہم ہو جاتا ہے کہ تم اس حکم کو نظر انداز کر دیتے ہو یا سمجھتے ہو کہ پہلے دن تو وہ اس قابل تھا کہ اس سے کام لیا جاتا لیکن سال دو سال گزرنے کے بعد وہ ناقابل ہو گیا ہے۔ جو شخص ہمیں یہ نصیحت کرتا ہے کہ تم بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں ...... دو یقیناً وہ اس تعلیم کے ذریعہ ہمیں اس نکتہ سے آگاہ کرتا ہے کہ بچہ کا ہر دن تعلیم کا دن ہے اور ہر روز اس کی تربیت کا تمہیں فکر کرنا چاہئے ...... ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہو جائے گی جن کے گھروں میں بیکار بچے رہے اور انہوں نے ان کی بیکاری کو دور کرنے کا کوئی انتظام نہ کیا۔ پس یہ غلطی ہے کہ ہمارے ملک میں بچپن کے زمانہ کو بیکاری کا زمانہ سمجھتے ہیں حالانکہ اگر بچپن کا زمانہ بیکاری کا زمانہ ہے تو پھر چوری چوری نہیں اور فریب فریب نہیں۔ تمام بدکاریاں اور تمام قسم کے فسق و فجور بچپن میں ہی سیکھے جاتے ہیں اور پھر ساری عمر کے لئے لعنت کا طوق بن کر گلے میں پڑ جاتے ہیں۔

پس بیکاری کا ایک دن بھی موت کا دن ہے جب تک ہماری جماعت اس نکتہ کو نہیں سمجھتی حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو سمجھانے والے دیئے ہیں اس وقت تک وہ کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتی۔ دیکھو! رسول کریم ﷺ نے یہ بات کہی مگر لوگوں نے نہ سمجھی۔ اب میں نے بتائی ہے اور یہ میں آج ہی نہیں کہہ رہا۔ بلکہ میں مختلف رنگوں اور مختلف پیراؤں میں کئی دفعہ اس بات کو دہرا چکا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسا ملکہ دیا ہے کہ میں ...... کے کسی حکم کو بھی لوں، اسے ہر دفعہ نئے رنگ میں بیان کر سکتا اور نئے پیرایہ میں لوگوں کے ذہن نشین کر سکتا ہوں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم مختلف رنگوں میں ایک بات کو سنو، مزے لو اور عمل نہ کرو۔ اس کے نتیجہ میں تمہارا جرم اور بھی بڑھ جاتا ہے کیونکہ تمہیں ایک ایسا شخص ملا جس نے ایک ہی بات مختلف دلکش اور مؤثر پیراؤں میں تمہارے سامنے رکھی مگر پھر بھی تم نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ پس تحریک جدید میں میں نے ایک یہ نصیحت کی تھی کہ بیکاری کو دور کیا جائے مگر مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔

(خطبات محمود جلد 16 ص 828 تا 835)

رپورٹ: مکرم محمد قاسم طاہر صاحب

اطفال و ناصرات ڈے جماعت احمدیہ سیرالیون

خدا کے فضل سے سیرالیون جماعت کو ملک بھر میں 25 دسمبر 2011ء کا دن اطفال و ناصرات ڈے کے طور پر منانے کی توفیق ملی اس کا نصاب تیار کر کے ملک کی تمام جماعتوں میں ایک ماہ پہلے ہی بھجوا دیا گیا۔

الحمد للہ چلڈرن ڈے پورے جوش و جذبہ سے منایا گیا جس میں 6 ہزار 239 اطفال و ناصرات نے شرکت کی۔ تمام مرکزی مربیان کرام و سرکٹ مشنریز نے پروگراموں کے انعقاد میں بھرپور محنت کی اور اطفال و ناصرات کو نصاب کی تیاری کروائی۔ ان پروگراموں میں علمی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ کھیلوں کے مقابلہ جات بھی کروائے گے۔ 25 دسمبر کا دن اس لئے مقرر کیا گیا تھا تا کہ ہمارے بچے عیسائیوں کے تہوار کرسمس کے پروگراموں میں شامل نہ ہوں جس میں ڈانس اور بعض دوسری فضولیات ہوتی ہیں۔

یہ تجربہ نہایت کامیاب رہا جماعتوں کی طرف سے بھرپور تعاون کیا گیا۔ بچوں کے علاوہ بڑے بھی ان پروگراموں سے بہت لطف اندوز ہوئے۔ مختلف ریجنز میں عیسائیوں کے بچے کرسمس کے پروگرام چھوڑ کر ہمارے پروگراموں میں شامل ہو گئے۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

علمی مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت قرآن کریم، مقابلہ حفظ ادعیۃ القرآن، مقابلہ حفظ احادیث، مقابلہ تقریر، مقابلہ دینی معلومات، نداء نظم، عہد اطفال و ناصرات اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں، 100 میٹر ریس، 200 میٹر ریس، 400 میٹر ریس، تین ٹانگ ریس، سیک ریس، نیڈل اینڈ تھریڈ، egg and spoon، رسہ کشی کے مقابلہ جات ہوئے۔

ان مقابلہ جات کے آخر پر انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور بچوں کو کھانا کھلایا گیا۔ ان پروگراموں کی وجہ سے تمام سیرالیون کی جماعتوں میں ایک خاص قسم کا جوش جذبہ نمودار ہوا۔ خاص طور پر نومبائعین کے علاقہ میں والدین کی طرف سے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اور اس بات کا اظہار کیا کہ اس قسم کے پروگرام آئندہ بھی ہوتے رہنے چاہئیں۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاملین کیلئے اس پروگرام کو مفید بنائے اور انہیں اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ابرار الحق صاحب سیکرٹری اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا 32واں سالانہ اجتماع

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو اپنا 32واں سالانہ اجتماع مورخہ 16 تا 18 ستمبر 2011ء بمقام بادکروئز ناخ منعقد کروانے کی توفیق ملی۔اس سالانہ اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت نے اجتماع کی رونق کو چار چاند لگا دیئے۔

2011ء کے سالانہ اجتماع کے لئے مکرم راشد ارشد خان صاحب کو صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے سال کے شروع میں ہی ناظم اعلیٰ اجتماع نامزد کیا اور ان کے ساتھ خاکسار (ملک ابرار الحق) کی تقرری بطور سیکرٹری اجتماع کی گئی۔ اجتماع کے انتظامی معاملات چلانے کے لئے اس سال 13 رکنی اجتماع بورڈ اور 86 رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔

مقام اجتماع پر تیاری کا باقاعدہ آغاز مورخہ 12 ستمبر کو مکرم ناظم اعلیٰ صاحب نے دعا کے ساتھ کیا۔اس سال مقام اجتماع پر 8 بڑے ٹینٹ اور 15 چھوٹے ٹینٹ لگائے گئے۔ ہر روز تقریباً 160 خدام وقارِ عمل کے لئے آتے رہے۔ان میں کافی تعداد ایسے خدام کی بھی تھی جنہوں نے وقف عارضی برائے وقارِ عمل اجتماع کیا اور مقام اجتماع پر ہی رہائش پذیر رہے۔ پاکستان سے نئے آنے والے خدام نے وقارِ عمل میں بھرپور شرکت کی اور ہر کام کو بڑھ چڑھ کر احسن رنگ میں مکمل کیا۔خدام کی تعداد اور تجربے کے باعث الحمدللہ مقام اجتماع پر تیاری کا کام جمعرات کے روز مکمل کر لیا گیا۔ جمعرات کی شام مورخہ 15 ستمبر کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے محترم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ اجتماع گاہ کا معائنہ فرمایا اور انتظامات کا مفصل جائزہ لیا۔اس سال چونکہ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بھی انہی تواریخ میں منعقد ہو رہا تھا اور لجنہ کا کھانا بھی اجتماع گاہ خدام سے تیار ہو کر جانا تھا لہٰذا مکرمی امیر صاحب نے لنگر خانہ کے شعبہ میں تفصیلی ہدایات دیں۔

16 ستمبر اجتماع کا پہلا دن

جمعۃ المبارک کے دن کا آغاز صبح نماز تہجد سے ہوا، بعد ازاں نماز فجر ادا کی گئی۔ حضورِ انور کی بار بار حفاظتی امور کی ہدایات پر حفاظتی انتظامات اور احتیاطی تدابیر کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عمومی کی ڈیوٹی پر پہلے سے زیادہ توجہ دی گئی اور تمام داخلی اور خارجی دروازوں پر میٹل ڈیٹیکٹیو Matel Ditektive کے علاوہ جماعتی آئی ڈی کارڈ سکیننگ ہوتی رہی اور مستعد خدام نے احسن رنگ میں اپنے مفوضہ فرائض انجام دیئے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہو بغیر کارڈ کے کسی کو اجتماع گاہ میں داخل نہ ہونے دیا گیا۔

16 ستمبر 2011ء کی صبح پروانے غول در غول اجتماع گاہ میں جمع ہونے لگے کیونکہ آج ہم سب کے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت اپنے خدام کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی کے لئے اجتماع گاہ تشریف لانا تھا۔اور انہوں نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرا کر اجتماع کا افتتاح فرمانا تھا داخلی اور خارجی راستوں پر جم غفیر تھا اور ہر شخص کی آنکھیں فرش راہ تھیں کہ کب وہ ماہ مبیں سامنے آئے گا اور کب تشنہ روحوں کی سیرابی کے سامان بہم ہوں گے۔

دوپہر ساڑھے گیارہ بجے خدام کے ورزشی مقابلہ جات شروع ہو گئے تھے۔نماز جمعہ سے قبل کرکٹ کے دو میچ کھیلے گئے۔حضور پرنور مقام اجتماع پر دوپہر پونے دو بجے جلوہ افروز ہوئے۔اور اپنے خدام سے محبت کا سلوک فرماتے ہوئے اجتماع کے داخلی راستہ سے لے کر پرچم کشائی کی جگہ اور پھر وہاں سے مرکزی پنڈال تک پیدل تشریف لے گئے تاکہ ان کے عشاق اپنی نظروں کی پیاس بجھا سکیں۔حضور انور نے خدام کے نعرہ ہائے تکبیر کی صداؤں میں لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا جبکہ محترم نیشنل امیر صاحب نے جرمنی کا جھنڈا بلند کیا۔اس کے بعد دعا ہوئی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ میں پنڈال میں تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس خطبہ جمعہ میں پیارے آقا نے الٰہی سلسلہ کے باوجود سخت مخالفت کے ترقی کرنے اور نیک فطرت لوگوں کی ایم ٹی اے کے ذریعہ قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خطبہ اجتماع گاہ سے تمام دنیا میں بذریعہ ایم ٹی اے براہ راست نشر ہوا۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔آج کا دن اس لحاظ سے بھی تاریخی دن تھا کہ آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال سے خطاب فرمانا تھا جو کہ خلافت خامسہ میں اطفال الاحمدیہ سے براہ راست خطاب کا پہلا موقع تھا اور یہ سعادت جرمنی کے اطفال الاحمدیہ کے حصہ میں آئی۔ کچھ وقفہ کے بعد حضور انور واپس اجتماع گاہ تشریف لائے اور مین پنڈال میں اطفال کو خطاب فرمایا۔۔اس خطاب کو بھی MTA نے ریکارڈ کیا اور اجتماع کے آخری روز لائیو سروس کے دوران ٹیلی کاسٹ کیا جسے پوری دنیا کے احمدیوں نے دیکھا اور سنا۔ اپنے خطاب کے دوران پیارے آقا نے جرمنی میں رہنے والے اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بیش قیمت نصائح سے نوازا۔

حضورِ انور کے تشریف لے جانے کے بعد علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم اور تقریر کے ابتدائی راؤنڈ کے مقابلہ جات ہوئے۔اسی طرح ورزشی مقابلہ جات کے بھی ابتدائی راؤنڈز منعقد ہوئے۔اطفال کے معیار کبیر کے فٹ بال اور معیار صغیر کے علمی مقابلہ جات ہوئے جو کہ نماز مغرب وعشاء تک جاری رہے۔آج موسم محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے باعث تمام دن اچھا رہا جس کی وجہ سے تمام پروگرام اپنے وقت پر کروانے کی توفیق ملی۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد تلقین عمل پروگرام ہوا جس میں مکرم مولانا اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ نے خلیفہ وقت کی دعاؤں کی معجزانہ قبولیت کے واقعات سنائے۔ رات ساڑھے نو بجے اجتماع کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں پہلے دن کا تنقیدی جائزہ لیا گیا۔اس میٹنگ کے اختتام پر کامیاب دن کا اختتام ہو۔

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی خدام و اطفال کی بڑی تعداد مقام اجتماع پر رہائش پذیر تھی۔ شاملین اجتماع کی رہائش کا انتظام مقام اجتماع کے قریب ہی ایک سکول کے ہالز میں کیا گیا تھا۔امسال حاضری زیادہ ہونے کے باعث سکول کے دونوں ہال مکمل طور پر بھر گئے تھے اور کچھ احباب کو مقام اجتماع پر اطفال کے پنڈال میں سونا پڑا۔

17 ستمبر اجتماع کا دوسرا دن

اس بابرکت اجتماع کے دوسرے روز کا آغاز حسب روایت خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہوئے کیا گیا۔صبح پانچ بجے نماز تہجد ادا کی گئی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپورٹس ہال میں سونے والے تقریباً 800 خدام واطفال نے پونے چھ بجے نماز فجر ادا کی جس کے بعد درس ہوا۔ 8 بجے ناشتے کا آغاز ہوا۔9 بجے خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔اجتماعی علمی مقابلہ جات میں دینی معلومات، ترجمۃ القرآن، مشاہدہ معائنہ اور مرکزی امتحان کا پرچہ ہوا۔ ورزشی مقابلہ جات میں کرکٹ، فٹ بال، باسکٹ بال، والی بال، رسہ کشی، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اس کے علاوہ انفرادی کھیلوں کے مقابلہ جات بھی منعقد کئے گئے۔ خدام کے شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے امسال ورزشی مقابلہ جات میں سوئمنگ کا مقابلہ بھی رکھا گیا۔دوپہر دو بجے نماز ظہر وعصر کا وقفہ کیا گیا۔نمازوں کے بعد محترم نیشنل امیر صاحب کی تقریر تھی ۔محترم نیشنل امیر صاحب کے خطاب کے بعد مین پنڈال میں تلاوت، نظم اور جرمن تقریر کے فائنل مقابلہ جات منعقد ہوئے۔اس تقریب کے بعد خدام واطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات جاری رہے۔شام آٹھ بجے تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال کو مکرم مولانا باسط احمد طارق صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی نے انعامات تقسیم کئے۔

2011ء کے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کا موضوع ''بیعت'' رکھا گیا۔اسی مناسبت سے مین پنڈال میں سٹیج کا بینر اور تمام دوسرے بینرز بھی اسی موضوع کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کئے گئے۔ بیعت کے موضوع کے تحت ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں دس شرائط بیعت کے بینر اور اسی طرح حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے بیعت لینے کے الفاظ ہر دو زبانوں میں بینرز پر آویزاں کئے گئے ۔شام ساڑھے نو بجے اجتماع کمیٹی کی مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں دن بھر کے کاموں کا تنقیدی جائزہ لیا گیا اور اجتماع کے وائنڈ اپ کے پروگرام کو حتمی شکل دی گئی۔

18 ستمبر اجتماع کا تیسرا دن

اس بابرکت اور تاریخی اجتماع کے آخری دن کا آغاز بھی نماز تہجد کے ساتھ ہوا۔نماز فجر کے بعد درس میں مربی سلسلہ محترم باسط طارق صاحب نے خلیفہ وقت کی اپنے غلاموں کے ساتھ محبت کے تعلق پر روشنی ڈالی۔

ناشتہ حسب معمول آٹھ بجے دیا گیا۔خدام کے علمی مقابلہ جات میں بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ اسی طرح کھیلوں کے فائنل مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ دوپہر کو نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ کے ساتھ رسہ کشی کا نمائشی میچ منعقد ہوا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے جیت لیا۔

آج حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک بار پھر انتہائی محبت اور شفقت کا سلوک فرماتے ہوئے اجتماع گاہ میں تشریف لا رہے تھے۔ جس کی وجہ سے تمام شاملین میں اور کھلاڑیوں میں خصوصاً بہت جوش وخروش تھا۔ دوپہر کو پیارے آقا مقام

اجتماع پر تشریف لائے اور از راہ شفقت خدام کے ورزشی مقابلہ جات دیکھنے کے لئے کھیلوں کے میدان کی طرف تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے پیارے آقا جامعہ احمدیہ برطانیہ اور جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کے درمیان کھیلے جانے والا فٹ بال کے نمائشی میچ میں رونق افروز ہوئے۔ اس کے بعد حضور انور نے از راہ شفقت کچھ دیر خدام کے فٹ بال کا فائنل اور اطفال معیار کبیر کے فٹ بال کا فائنل میچ دیکھا۔ اس کے بعد حضور انور کرکٹ کے میدان میں رونق افروز ہوئے جہاں کرکٹ کا فائنل مقابلہ ہو رہا تھا۔ پیارے آقا میچ کے اختتام تک اپنے خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے، میچ کے اختتام پر کھلاڑیوں کو حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی اس میچ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کبڈی گراؤنڈ میں تشریف لے گئے جہاں کبڈی کا ایک نمائشی میچ کھیلا جا رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے اور کافی دیر میچ دیکھتے رہے۔ کبڈی کی گراؤنڈ کے گرد کھڑے تقریباً چار ہزار شائقین حضور انور ایدہ اللہ کے دیدار سے فیضیاب ہوتے رہے۔ فائنل میچ کھیلنے والی ٹیموں کے کھلاڑیوں کی خوش قسمتی اُس وقت دیدنی تھی جب پیارے امام از راہ شفقت کبڈی کی گراؤنڈ میں کھلاڑیوں کے درمیان جلوہ افروز ہوئے اور اپنی شفقتوں سے خدام کو نوازا اور تمام کھلاڑیوں سے مصافحہ فرمایا۔ جس کے بعد کبڈی کے کھلاڑیوں کو پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ کبڈی کے میچ کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ رہائش گاہ سے مین پنڈال تک کے راستے میں حضور پُر نور لنگر خانے میں جلوہ افروز ہوئے جہاں کارکنان نے حضور انور کے ساتھ اجتماعی تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ لنگر خانے سے حضور انور شعبہ Maintenance میں تشریف لے گئے اور پھر شعبہ دیگ صفائی میں رونق افروز ہوئے اور بعض اہم ہدایات فرمائیں اور اجتماعی تصویر ہوئی۔ یہاں سے پیارے آقا مین پنڈال میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد 32 ویں سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اسامہ انور قریشی صاحب نے کی۔ اس کے بعد ان آیات کا اردو ترجمہ مکرم شمس اقبال صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی نے پیش کیا۔ اس کے بعد تمام شاملین اجتماع نے پیارے آقا کے ساتھ عہد خدام الاحمدیہ دہرایا، عہد کا جرمن ترجمہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم حافظ مظفر عمران صاحب کو پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مکرم مرتضیٰ منان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام پڑھا۔ پیارے آقا نے از راہ شفقت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو رپورٹ پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ صدر صاحب نے اپنی رپورٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی گذشتہ سال کے دوران تعلیمی و تربیتی میدان میں سرگرمیوں کو مختصراً پیش کیا۔ رپورٹ کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت پائی۔ مقابلہ حسن کارکردگی میں امسال خدام الاحمدیہ میں زون Heidelberg اور اطفال الاحمدیہ میں زون Frankfurt Süd نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح مقابلہ حسن کارکردگی بین المجالس خدام اور اطفال میں مجلس Neuwied نے پہلی پوزیشن حاصل کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کرنے کی سعادت پائی۔ تقریب تقسیم انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب کے دوران پیارے آقا نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا اور سالانہ اجتماع میں اپنی با برکت شمولیت کے بارہ میں بڑے محبت بھرے الفاظ میں تذکرہ فرمایا اور مجلس کے ساتھ اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ساتھ یہ بھی توجہ دلائی کہ یہ مقام حاصل کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق ڈھالتے ہوئے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی ضرورت ہے۔ نیز توجہ دلائی کہ ایک مقام کو حاصل کرنے سے زیادہ مشکل کام اس مقام اور پوزیشن کو قائم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے پیارے بندے نے جس طرح ہم سب سے محبت کا ظہار فرمایا ہے ہم سب خود کو اس محبت کا اہل ثابت کرنے والے بن سکیں۔ آمین۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی دعا کرائی۔ اس دعا کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا 32 واں سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی بابرکت موجودگی کے باعث امسال اجتماع کی کل حاضری 6852 رہی۔

آخر پر پھر تمام احباب جماعت احمدیہ عالمگیر سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خلافت کے سچے غلام بن کر اپنی زندگیاں گزارنے والے بن سکیں اور اپنی نسلوں کو بھی خلافت کے قدموں میں ڈالنے کی توفیق پانے والے ہوں۔

اے میری پیاری بیٹی

یہ نظم حضرت مصلح موعود نے اپنی بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کے رخصتانہ کے موقع پر تحریر فرمائی تھی۔

کل دوپہر کو ہم جب تم سے ہوئے تھے رخصت
ظاہر میں چُپ تھے لیکن دل خون ہو رہا تھا
افسردہ ہو رہا تھا محزون ہو رہا تھا

اے میری پیاری بیٹی

میرے جگر کا ٹکڑا میری کمر کی پیٹی
تم یاد آ رہی ہو دل کو ستا رہی ہو
میں کیا کروں کہ ہر دم تم دور جا رہی ہو
ٹوٹی ہوئی کمر کا اللہ ہی ہے سہارا
اللہ ہی ہے ہمارا اللہ ہی ہو تمہارا
اللہ کی تم پہ رحمت اللہ کی تم پہ برکت
اللہ کی مہربانی اللہ کی ہو عنایت
وہ ہم سفر تمہارا آنکھوں کا میری تارا
اللہ کا صفی ہو اللہ کا ہو پیارا
لو میری پیاری بچی تم کو خدا کو سونپا
اس مہربان آقا اس با وفا کو سونپا
کرنا خدا سے اُلفت رہنا تم اس سے ڈر کر
تم اس سے پیار رکھنا بس اس کو یاد رکھنا
سو فارِ عشق اس کا تم دل کے پار رکھنا
دلبر ہے وہ ہمارا تم اس سے چاہ رکھنا
مشکل کے وقت دونوں اس پر نگاہ رکھنا
الفت نہ اس کی کم ہو رشتہ نہ اس کا ٹوٹے
چھٹ جائے خواہ کوئی دامن نہ اس کا چھُوٹے

کلام محمود

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم طارق سعید صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ طاہرہ سعید صاحبہ واقفہ نو کی تقریب رخصتی مکرم عمار خالد صاحب ابن مکرم خالد مسعود بابر صاحب تاجپورہ لاہور کے ساتھ مورخہ 4 فروری 2012ء کو ایوان محمود ہال ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب سعید میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ اگلے دن نیو پرنس ہال لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ لاہور نے دعا کروائی۔ مکرمہ طاہرہ سعید صاحبہ اس وقت کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور میں MBBS کے فائنل ائیر میں زیر تعلیم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے بہت ہی بابرکت، مثمر بثمرات حسنہ اور نسل در نسل خلافت احمدیہ کا وفادار بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ فیکٹری ایریا اسلام ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم سید عطاء العزیز صاحب ابن مکرم سید حبیب علی شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 12 جنوری 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام سید کاشف عزیز عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی عظیم الشان تحریک میں بھی قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید رحمت علی شاہ صاحب کی نسل سے اور مکرم محمد اقبال صاحب دارالصدر غربی لطیف ربوہ آف ٹوپی صوابی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنی نوع انسان کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب صدر محلّہ دارالشکر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ہم زلف مکرم محمد سلیمان بھٹی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ (کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان) پھیپھڑوں کے انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ سانس کی بھی کافی تکلیف ہے۔ احباب سے کامل عاجل شفاء کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ لاہور کے دیرینہ خدمت کرنے والے بزرگ مکرم محمود احمد قریشی معتبر صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل معتبر صاحب سمن آباد لاہور مورخہ 23 فروری 2012ء کو چند دن بیمار رہنے کے بعد بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم طاہر احمد ملک صاحب امیر ضلع لاہور نے مورخہ 23 فروری کو 5 بجے شام پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ آپ کی میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ وہاں پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے بیت المبارک میں مورخہ 24 فروری 2012ء کو جمعہ کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ کی پیدائش یکم مئی 1931ء کو قادیان میں ہوئی۔ مولوی فاضل کا امتحان جامعہ احمدیہ سے پاس کیا اور ساتھ ہی خدمت کے جذبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے نظارت مال ربوہ ملازمت اختیار کر لی۔ کشمیر کی آزادی کیلئے کشمیر میں بطور رضا کار جانے کی تحریک ہوئی جس میں احمدیوں نے کثیر تعداد میں حصہ لیا تھا۔ آپ کو 27 جون 1948ء تا 31 اکتوبر 1948ء فرقان بٹالین فورس میں مجاہد کشمیر کی حیثیت سے خدمات بجالانے کا موقعہ ملا۔ آپ کی دنیوی تعلیم ایم اے اور L.L.B تھی۔ عربی اور اسلامیات میں بھی ایم اے کیا۔ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ 1954ء میں زعیم خدام الاحمدیہ رتن باغ لاہور 1958-59ء میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لاہور کے مندرجہ ذیل عہدوں پر خدمات کی توفیق ملی۔

1۔ سیکرٹری وقف جدید لاہور 1957ء تا 1960ء، 1962ء تا 1965ء

2۔ سیکرٹری تعلیم لاہور 1968ء تا 1971ء

3۔ سیکرٹری تعلیم القرآن 1985ء تا 2006ء

4۔ سیکرٹری وصایا لاہور 1998ء تا 2006ء

5۔ سیکرٹری تزکیہ اموال لاہور 1985ء تا 1991ء

6۔ نائب امیر لاہور 2005ء تا 2011ء

7۔ صدر حلقہ سمن آباد لاہور 1983ء سے 2005ء تک یعنی 22 سال خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ نے لوگوں کی محبتیں سمیٹیں ہر کسی کیلئے درد دل کے ساتھ دعا کرتے تھے۔ آپ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی تھے اور ہومیو پیتھی کے صدر لاہور بھی تھے جلسہ سالانہ ربوہ کا ہو یا قادیان کا یا یو کے کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے کی سعادت ملتی رہی۔ مجلس شوریٰ پر ہر سال جماعت احمدیہ لاہور کی نمائندگی کرتے رہے۔ مکرم محمود احمد قریشی صاحب معتبر نیک، متقی، مہمان نواز، ہنس مکھ داعی الی اللہ نظام جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی کا تعلق رکھنے والے، ہر ایک سے محبت اور مشفقانہ تعلق رکھنے والے، شریف النفس اور خدمت خلق والے انسان تھے۔ دینی خدمات کے علاوہ دنیوی ملازمت میں بھی ترقیات حاصل ہوئیں پہلے اکاؤنٹس آفیسرز پھر ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر رہے۔ پھر ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر ہوئے اور سیٹلمنٹ کمشنر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ آپ کے والد حضرت محمد اسماعیل معتبر صاحب، دادا حضرت غلام قادر صاحب اور تایا حضرت ماسٹر محمد علی اظہر صاحب کو حضرت مسیح موعود کے رفیق ہونے کی سعادت ملی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اپنی اہلیہ محترمہ امۃ الرحمٰن طاہرہ صاحبہ (جو کہ لجنہ کے بہت سے عہدوں پر خدمات انجام دیتی رہی ہیں)، ایک بیٹی مکرمہ نبیلہ مشہود صاحبہ، دو بیٹے مکرم حامد محمود صاحب اور مکرم وقاص محمود صاحب کے علاوہ پوتے پوتیاں اور نواسے چھوڑے ہیں۔ مکرم قریشی صاحب کے سات بہن بھائی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نیلامی سامان

سامان درج ذیل ہے۔ مورخہ 7 مارچ 2012ء کو بوقت 9 بجے صبح سامان ونڈو A.C، ائیر کولر باڈی، گیزر، ڈائننگ ٹیبل، سامان الیکٹرک اور متفرق سامان لوہا، لکڑی۔

رقم موقع پر ادا کرنی ہوگی۔

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں سیمنٹ بجری سے اچھے میٹریل سے بنے ہالو بلاک موجود ہیں۔ فروخت کرنے مقصود ہیں دیکھ کر اپنے ریٹ دفتر دیں۔ سائز "16x"8x4" ہے۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

حضرت حاجی فضل حسین صاحب شاہجہانپوری رفیق حضرت مسیح موعود

آپ شاہجہانپور کے رہنے والے تھے بیعت کے بعد قادیان میں آگئے۔ حضور نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنی ایک پیشگوئی ''سخت زلزلہ آیا۔ اور آج بارش بھی ہوگی۔ خوش آمدی نیک آمدی۔'' کے قبل از وقت سننے کے گواہان میں آپ کا نام بھی درج فرمایا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 491)

آپ نے 29 فروری 1908ء کو بعمر تقریباً 78 سال قادیان میں وفات پائی، اخبار بدر نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:۔

اس ہفتہ حاجی فضل حسین صاحب شاہجہانپوری جو یہاں قریباً دس سال سے مقیم تھے، وفات پاگئے، اچھے صالح بزرگ تھے مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔

(اخبار بدر 5 مارچ 1908ء صفحہ 2 کالم 3)

ورزشی مقابلہ جات

(خدام و اطفال ضلع بدین)

مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضلع بدین کے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کو مورخہ 15 جنوری 2012ء کو ورزشی مقابلہ جات کروانے کی توفیق ملی۔ مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی ضلع بدین نے مقابلہ جات کا افتتاح کیا اور حاضرین کو نصائح کیں۔ افتتاحی تقریب کے بعد باقاعدہ ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ جن میں خدام الاحمدیہ کی 100 میٹر دوڑ، لانگ جمپ اور دوستانہ کرکٹ میچ ہوا۔ اور اطفال الاحمدیہ کے ورزشی مقابلہ جات میں 100 میٹر دوڑ، لانگ جمپ، ثابت قدمی اور کرکٹ میچ ہوا۔ جو معیار صغیر اور معیار کبیر کے علیحدہ علیحدہ منعقد ہوئے۔

آخر پر تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ اول، دوم اور سوم آنے والے خدام اور اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ پروگرام میں 61 خدام، 68 اطفال، 16 بچگان اور 20 انصار نے شرکت کی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہمیشہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

عجائبات عالم

ڈائنا کا مندر

ڈائنا یا ڈیانا کا مندر ایشیائے کوچک کی ایک قدیم سلطنت ''لیڈیا'' شہر ایفی سس میں بادشاہ کروسس نے تعمیر کروایا تھا۔ خیال ہے کہ اس کی تعمیر 550 سال قبل مسیح میں ہوئی۔ رومۃ الکبریٰ کے علم الاصنام کے مطابق ڈائنا ایک قدیم یونانی اور چاندی کی دیوی تصور کی جاتی تھی صرف چاند ہی کی نہیں بلکہ جنگلات، مویشی اور وضع حمل کے بعد کی زچہ کی بھی دیوی تھی۔ یونانی اس دیوی کو بہت مقدس سمجھتے تھے اور انہوں نے ایفی سس شہر میں اس کا ایک عالیشان مندر تعمیر کرایا تھا یہ مندر دنیا کے سات عجائبات میں ایک اہم عجوبہ کہا جاتا ہے۔

ڈائنا کے مندر کے ستونوں کی لمبائی 60 فٹ تھی جو بذات خود ایک عجوبہ سے کم نہ تھی۔ ان ستونوں میں سے ہر ایک کسی بادشاہ کی یادگار تھا جو ایک ہی سلسلہ کے یکے بعد دیگرے جانشین تھے اس مندر کی بنیاد شاہ یلسیفون نے رکھی تھی اور اس کی تکمیل شاہ کروسس نے کرائی جو سکے (Coin) کا بھی موجد تھا۔

اس مندر کو قیمتی پتھروں اور دھات سے بنایا گیا تھا۔ سکندر اعظم کی پیدائش کے دن ایک سردار ''ارسطراسوتش'' نے اس کو آگ لگا کر تباہ کرنے کی کوشش کی اور وہ قدرے کامیاب بھی ہو گیا۔ پھر اسے از سر نو تعمیر کیا گیا۔ اس تعمیر میں کثیر لوگوں نے ایفی سس والوں کی مدد کی۔ خود جب سکندر اعظم تخت نشین ہوا تو اس نے کاریگروں کو حکم دیا کہ اس کی خوبصورتی اور زیبائش میں اضافہ کریں۔ اس مندر کے صدر دروازہ پر ایک قربان گاہ بنائی گئی تھی جس پر سب سے پہلی قربان ہوتی تھی۔

262ء تک یہ عبادت گاہ موجود تھی مگر نامعلوم گوتھوں (Goths) نے جو مشرقی یورپ سے آئے تھے اسے جلا کر خاکستر کر دیا۔ اس کے 127 ستونوں پر جن میں سے 8 ستون عمارت کے پیش رخ پر تھے انہوں نے پوری عمارت کا وزن سنبھال رکھا تھا۔ ان ستونوں کے زیریں حصے اب بھی لندن کے عجائب گھر کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔فروری	
طلوع فجر	5:11
طلوع آفتاب	6:35
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:07

مسافر بس پر فائرنگ راولپنڈی سے گلگت جانے والی مسافر بس پر ہربن نالہ کے قریب نامعلوم افراد نے فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں 18 افراد ہلاک جبکہ 7 زخمی ہو گئے۔

☆......☆......☆

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ڈُو ورلڈ فوم اینڈ کرٹن ورلڈ
دیدہ زیب اور پائیدار فرنیچر۔ ڈائمنڈ فوم۔ پردہ صوفہ کلاتھ کی نئی ورائٹی۔ رگ پیس۔ فال سیلنگ۔ وینائل فلورنگ۔ وال پیپر۔ بلائنڈز کی مکمل رینج۔ دلکش ڈیزائن میں صوفہ کم بیڈ۔
بالائی منزل حبیب بینک گولبازار ربوہ
رابطہ نمبر: 047-6211460

شاندار افتتاح
مورخہ 27/2/12 بروز سوموار صبح 11 بجے
پہلے سے زیادہ ورائٹی کے ساتھ سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر۔ افتتاح کی خوشی میں 27 تا 29 فروری 10% خصوصی ڈسکاؤنٹ تمام ورائٹی پر
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0476212762-0301-7970654

FR-10